

شیخ عثمان بن فودی الفولانی

پیغام ، جہاد اور نظم مملکت

محمد یحییٰ

شیخ عثمان اٹھارہویں صدی میں مغربی افریقہ کے عظیم ترین مصلح اور مجدد تھے۔ ان کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے پورا مغربی افریقہ بالعموم اور موجودہ نائیجیریا۔ نائیجر۔ بینن (Benin) ، ٹوگو ، گھانا ، کیمرون اور چاڈ بالخصوص متاثر اور مستفید ہوئے۔ وہ نہ صرف اُس میں پوری طرح کامیاب ہوئے بلکہ اس کامیابی کے نتیجے میں وہاں ایک عظیم اسلامی سلطنت قائم ہوگئی جو مذکورہ بالا ملکوں کے بہت سے علاقوں پر مشتمل تھی۔ اس سلطنت کا نظام خالصتاً اسلامی اصولوں پر قائم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ علاقہ امن و امان علم و فضل اور ہر قسم کی مادی اور روحانی برکات کا گہوارہ بن گیا۔ یہ اسلامی سلطنت تقریباً ایک صدی تک قائم رہنے کے بعد جدید ترین اسلحہ سے لیس انگریزی قوت کے ہاتھوں ختم ہوئی۔ اس مضمون میں اس عہد آفریں شخصیت کی اصلاحی و علمی مساعی اور ان کی کامیابیوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

شخصی جائزہ :

مقامی زبان ،،ھاؤسا،، میں آپ عثمان دان فودی Usman Dan Fodio

کہلاتے ہیں (۱)۔ دان کا معنی ابن یا بیٹا ہے۔ ان کا اصل نام محمد تھا اور فودی لقب۔ فودی کے معنی فقیہ و حکیم ہیں۔ اہل ھاؤسا عربی اور مقامی زبان کے الفاظ کو باظہار اعراب بولتے ہیں اس لئے فودی کی ی پر پیش کو باقاعدہ پڑھا جاتا ہے اور تلفظ فودیو بن جاتا

ہے جسے رومن رسم الخط میں Fodio لکھا جاتا ہے (۲)۔
 آپ موجودہ نائیجیریا کی انتہائی شمال مغربی سرحد کے قریب
 ایک گاؤں، "مُرتہ" میں ماہ صفر ۱۱۶۸ ھ (بمطابق ۱۷۵۳ء) میں پیدا
 ہوئے (۳)۔ آپ کی وفات ۱۲۳۱ ھ میں سکتو (Sokoto) میں ہوئی (۴)۔
 آپ کا تعلق مغربی افریقہ کے ایک مشہور قبیلہ فولانی سے تھا
 اور اس نسبت سے آپ کی تحریک کو انگریز مصنفین نے، فولانی
 جہاد، Fulani Jihad کا نام دیا۔ یہ ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا جس کا
 نسبی تعلق پہلی اور دوسری صدی ہجری کے عرب فاتحین
 سے بتایا جاتا ہے (۵)

اس زمانے کے سیاسی و اجتماعی حالات :

اٹھارویں صدی میں دنیائے اسلام کے مختلف حصوں میں کئی
 اصلاحی اور تجدیدی تحریکیں شروع ہوئیں۔ شیخ عثمان کی
 تحریک اس صدی کے ربع آخر میں شروع ہوئی۔ اس وقت صحرائے
 اعظم افریقہ کے مغربی حصے اور اس کے نیچے پھیلے ہوئے چھدری
 گھاس کے خطے (Savanah) میں جو اس تحریک کے مرکز و معمل تھے
 کوئی ایک منظم حکومت قائم نہیں تھی۔ تاریخی طور پر یہ
 مقام اب حاؤسا قبائل کا وطن (Housaland) کہلاتا ہے۔ ان کی اکثریت
 اس وقت سے بت پرست اور غیر مہذب تھی۔ مختلف علاقوں میں جو
 نیم منظم حکومتیں قائم تھیں ان پر کسی حد تک اسلام کا اثر تھا اور
 بہت سے حکمران خانوادے مسلمان کہلاتے تھے لیکن ان کا انداز
 حکومت، کلچر اور مقاصد اسلام سے زیادہ قریب نہ تھے۔ اس زمانے
 میں حاؤسا علاقوں میں جو سلطنتیں قائم تھیں ان میں زاربا، کانو،
 کسینا، گوبیر Zambira (Zamfara) اور کبیبی (Kebbi) قابل ذکر ہیں۔
 یہ سلطنتیں شمالی صحراء کے ساتھ تجارتی روابط میں اپنی پیشرو
 غانہ، مالی اور صنغائے (Songhai) کی سلطنتوں کی وارث تھیں جو

ان سے نسبتاً مغرب میں اپنی طبعی عمریں پوری کر چکی تھیں اور ان پیشرو سلطنتوں کے خاتمے کے بعد وہاں کے فولانی باشندے معاشی دباؤ سے مجبور ہو کر تدریجاً ہاؤس لینڈ میں آباد ہونے لگے۔ ان کی اکثریت مسلمان تھی اور اپنی تہذیبی اور علمی برتری پر نازاں بھی۔ یہ لوگ کثیر تعداد میں مویشیوں کے ساتھ ہاؤس لینڈ میں منتقل ہوئے اور آہستہ آہستہ مقامی آبادی میں شامل ہوتے گئے۔ لیکن ان کے علماء اور قائدین مقامی آبادی کی قدیمی بت پرستانہ اور غیر مہذب طرز زندگی میں مدغم ہونے پر تیار نہ تھے۔ انہوں نے مقامی لوگوں میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں اور بت پرستوں کو مسلمان بنانے کے علاوہ انہوں نے پہلے سے مسلمان قبائل کو صحیح تر اسلامی زندگی اختیار کرنے پر آمادہ کرنا شروع کر دیا۔ ان کے اس طرز عمل سے وہاں پہلے سے موجود حکومتیں ان کی مخالف ہوتی چلی گئیں۔ شیخ عثمان اسی اصلاحی تحریک کے علمبردار قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

شیخ کے اساتذہ :

شیخ عثمان کے اساتذہ میں اپنے خاندان کے بزرگوں کے علاوہ اس دور کے ایک سربرآوردہ استاد شیخ جبریل بھی شامل ہیں جنہوں نے حصول علم کے لئے مغربی افریقہ کے اسلامی ملکوں بشمول مصر سفر کئے اور اس سلسلے میں حجاز خصوصاً مدینہ میں بھی قیام کیا۔ مدینہ میں انہوں نے اخذ حدیث کیا اور بخاری کی روایت کی۔ شیخ عثمان اپنے نظریات اور اصلاحی کام میں سب سے زیادہ انہی سے متاثر ہیں (۶)۔

دعوت و تبلیغ :

تعلیم سے فراغت کے بعد شیخ عثمان نے ۱۷۷۳ء کے لگ بھگ دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ ان کی اصلاحی تحریک اس ضمن میں پیش آمدہ مشکلات اور آخر کار بحالت مجبوری جہاد کا

تفصیلی تذکرہ ان کے فرزند اور جانشین سلطان محمد بلو (۷) نے اپنی کتاب „انفاق المیسور“ میں اور شیخ عبداللہ نے „تزئین الورقات“ میں کیا ہے۔

ان کے مطابق دعوت و تبلیغ کا یہ دور ۱۷۷۶ء سے ۱۸۰۴ء تقریباً ۲۸ سال کے عرصہ پر محیط ہے اس میں انہوں نے سنت کی اشاعت اور بدعات و ضلال کی تردید کے لئے درس و تدریس، تبلیغ و ارشاد، دینی دوروں، اور اپنی زندگی کے پاکیزہ نمونہ غرض ہر طریقہ سے جدوجہد کی۔ اس دور میں ان کے پاس کسی طرح کا اختیار تو نہ تھا لیکن ترغیب کے ہر احسن طریقے کو انہوں نے اختیار کیا۔ آپ کی دعوت اصلاح کا نچوڑ آپ کی مشہور عالم کتاب „ازالة البدعة و احياء السنة“ میں ہے۔ اس دور میں آپ کا مرکز آپ کے خاندانی وطن طغیل (۸) میں تھا یہ قصبہ آپ کی سرگرمیوں کی وجہ سے ایک چھوٹی سی یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گیا جہاں اطراف و جوانب کے طالب علم اور ہر عمر کے طالبان رشد و ہدایت جمع رہتے تھے۔

عورتوں کی تعلیم :

شیخ کے پروگرام میں عورتوں کی اصلاح اور تعلیم کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ آپ کے خاندان کی عورتوں نے نہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کی بلکہ اپنی زندگیاں اشاعت تعلیم تدریس اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیں۔ یوں تو اس خاندان کی ہر خاتون کی زندگی علم و فضل، صلاح و تقویٰ اور اشاعت علم کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی لیکن سب سے امتیازی مقام ان کی دختر اسماء کو حاصل تھا جو مقامی زبان میں، نانا، یعنی، ماں، کہلاتی تھیں۔ ان کی تصنیفات کی تعداد پچاس تک پہنچتی ہے۔

تبلیغ و تعلیم میں شیخ کا طریق :

شیخ محض ایک فاضل نہ تھے بلکہ قائدانہ صلاحیتوں سے بہرہ

ور تھے۔ ان کی شخصیت بہت پُر کشش تھی۔ ہر ذہنی سطح کے لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ مشکل ترین مسائل کو وہ آسان ترین طریق پر واضح کر دیتے تھے۔ بڑے بڑے مجموعوں میں بھی وہ انتہائی صبر کے ساتھ لوگوں کی بات سنتے اور احمقانہ اور جاہلانہ سوالوں کا جواب انتہائی شفقت سے دیتے تھے۔ وہ اکثر اصلاحی کاموں کے سلسلے میں دوروں پر جاتے رہتے تھے اور جہاں جاتے ان کی پاکیزہ زندگی لوگوں کے دلوں پر گہرا نقش چھوڑتی تھی نتیجہً لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے تھے۔

حکمرانوں کا حسد :

اس خدا داد مقبولیت کے باوجود وہ اپنے تبلیغی کام میں انتہائی محتاط تھے۔ انہوں نے سیاسی امور میں کبھی دخل اندازی نہیں کی نہ ہی کسی حکمران کے خلاف لوگوں کو اکسایا۔ وہ اپنی اصلاحی سرگرمیوں کی خاطر حکمرانوں سے مناسب تعلقات رکھنے کے قائل تھے اور ان سے ملاقات کے لئے بھی جاتے رہتے تھے لیکن ان کی مقبولیت اور شہرت وقت کے نااہل اور غیر مقبول حکمرانوں کے لئے باعث تشویش بنتی گئی اور وہ انہیں اپنے اقتدار کے لئے خطرہ تصور کرنے لگے۔ آخر کار گوہر کے حکمرانوں نے ان کے خلاف قتل کی سازش کی اور اپنے گھر بلا کر دھوکے سے قتل کرنا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ اس گھناؤنی سازش نے واقعات کا رخ موڑ دیا اور نوبت کھلی دشمنی تک پہنچ گئی۔

اسباب جہاد :

عبد اللہ بن فودی نے شیخ عثمان کے حکم پر اسباب جہاد کی وضاحت کے لئے ایک مکتوب قلمبند کیا۔ اس میں انہوں نے شیخ کی تبلیغی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا ہے اور اس میدان میں ان کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ بے شمار لوگ جن میں

حکمران خاندانوں کے افراد بھی شامل تھے رضاکارانہ اپنے گھر بار چھوڑ کر شیخ کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اس پر حکمران ناراض ہو گئے اور اپنے ناعاقبت اندیش مشیروں کے مشوروں سے اس تحریک کے خاتمے کے درپے ہو گئے۔ ...» -

،،سارکین گوئیر (گوئیر کے حکمران) نے دھوکے سے ہمیں بلایا اور عذر کرنا چاہا لیکن اس کے اقوال و اعمال نے اس کی قلمی کھول دی وہ آخرکار شیخ کے پیروکاروں کے درپے آزار ہو گیا حتیٰ کہ ہمارے آدمیوں کو ان کی عورتوں اور بچوں سمیت پکڑ کر ہماری آنکھوں کے سامنے غلاموں کی صورت میں بیچنا شروع کر دیا۔۔۔۔ اسی اثنا میں اس نے شیخ کو باقاعدہ حکم دیا کہ وہ اپنے خاندان سمیت اس کے ملک سے نکل جائیں لیکن ان کے پیروکار ان کے ساتھ نہیں جا سکتے۔ شیخ نے جواب دیا ،، میں اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہونگا ، البتہ ہر اس آدمی کو ساتھ لیکر جو میرے ساتھ چلنا چاہے یہاں سے نکل جانے پر تیار ہوں۔ جو لوگ خود یہاں رہنا چاہیں وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔» -

شیخ عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۱۲۱۸ھ میں خمیس کے روز ہجرت اختیار کی۔ ۱۰ ذوالقعدہ کو سرحدی بیابان میں پہنچ گئے دوسرے مسلمان بھی آ کر ہم سے ملنے گئے۔ کچھ لوگ اپنے خاندان اور بچوں سمیت پہنچ گئے بہت سے لوگ بالکل خالی ہاتھ اور تنہا پہنچے کیونکہ گوئیر کے حکمران نے اپنے با اختیار کارندوں کو ان کا مال چھین لینے اور اہل خاندان کو روک لینے کا حکم صادر کر دیا تھا۔ لوگوں کا بے شمار مال چھین لیا گیا بہت سے قتل بھی ہوئے۔ اس کے بعد مشرق کے گوئیر حکمرانوں نے ہم پر حملے شروع کر دیئے وہ ہمارا مال لوٹ لیتے اور لوگوں کو پکڑ کر غلام بنا لیتے۔۔۔۔ چونکہ حالات انتہائی خراب تھے اور اپنے دفاع کے لئے ہمیں ایک قائد کی

اشد ضرورت تھی اس لئے ہم نے شیخ سے درخواست کی اور ۱۰ ذوالقعدہ کو کتاب و سنت کی حکومت اور اسلامی جہاد کے لئے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہم نے اپنے دفاع کا پختہ عزم کر لیا تھا کیونکہ تمام اہل علم حملہ آوروں اور ناحق مال لوٹنے والوں کے خلاف جہاد پر متفق ہیں « (۹) -

شیخ کا سب سے اہم مقابل شاہ گویر، «یُنفا» تھا اس کو حاؤسالینڈ کے باقی بادشاہوں اور حکمرانوں کا پورا تعاون حاصل تھا۔ شیخ عبداللہ کی وضاحت کے مطابق مجاہدین نے پہلے اتباع سنت جہاد نبوی میں اپنے مرکز، گڈو، (Gudu) کے گرد خندق کھود کر اسے محفوظ کر لیا پھر بڑھ کر حملہ آوروں کے ایک شہر برنن کوانی، (Birnin Kwan) پر دھاوا بول دیا۔ اس میں انہیں فتح اور مال غنیمت حاصل ہوا۔ شیخ کے اتباع میں اضافہ ہوتا گیا۔ لوگ ہر طرف سے آ کر شیخ کی جماعت میں شامل ہوتے گئے ان میں زیادہ تر شیخ کے شاگرد اور دوسرے مخلص فولانی مسلمان تھے۔ طرفین میں متعدد جھڑپیں ہوئیں اور آخر کار، «کوٹو» Koto کے مقام پر «یُنفا» سے فیصلہ کن معرکہ ہوا جس میں وہ شرمناک شکست اٹھا کر فرار ہو گیا۔ شیخ نے حاؤسالینڈ کے باقی بادشاہوں کو اسلام کی نصرت اور اسلامی حکومت سے تعاون کے لئے پیغامات بھیجے لیکن وہ کافرانہ طرز زندگی کے حامی تھے۔ انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں بسنے والے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا شیخ نے مجبور ہو کر اپنے جہاد کا دائرہ وسیع کر دیا۔ ان کے مخلص شاگرد شیخ کے ہاتھ سے علم لے کر حاؤسالینڈ کے اطراف و جوانب میں پھیل گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں موجودہ نائیجیریا سے تقریباً دگنا علاقہ اسلامی قلمرو میں شامل ہو گیا (۱۰) -

شیخ عثمان کا پیغام :

شیخ کا پیغام بنیادی طور پر اسلام کے عقیدہ و عمل کی تجدید کا پیغام ہے۔ عقیدے میں ان کا زور توحید کو صحیح طور پر سمجھ لینے پر تھا۔ انہوں نے نہ صرف غیر مسلم کافروں کو اسلام کی دعوت دی بلکہ مسلمانوں کو بھی ہر قسم کے غلط عقائد سے روکا اور ان کو دعوت دی کہ دین کو اللہ کے رسول سے اخذ کریں عمل کے میدان میں انہوں نے پیروی سنت پر زور دیا۔ ان کے دور میں عام مسلمان ابھی تک سابقہ غیر اسلامی رواجوں سے آزاد نہ ہوئے تھے۔ اوہام پرستی عام تھی اور معاملات میں سنت کے تقاضوں سے نابلد تھے۔ شیخ نے بدعات اور غیر اسلامی رواجوں کی تردید کی، معاملات کو سنت کے مطابق طے کرنے پر زور دیا اور زندگی کے ہر معاملے میں اسلامی رہنمائی کے لئے کتابیں اور رسائل تصنیف کئے۔ فقہ میں شیخ امام مالک کے پیروکار تھے لیکن بصراحت دوسرے مذاہب کی حقانیت کے قائل تھے۔ ان کا مسلک ہے کہ سلف صالح میں سے کسی کے ساتھ بھی موافقت ہدایت پر مبنی ہے۔

خود بھی پیش آمدہ مسائل میں مختلف الخیال اہل علم سے استفادہ کرتے تھے۔ ان کے انداز فکر کی وضاحت کے لئے ہم ان کی ایک کتاب، الاجوبۃ المحررة عن الاسئلة المقررة (۱۱) کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ کتاب اس دور کے ایک ممتاز فقیہہ الشیخ الحاج شیصص^(۱۱) کے ارسال کردہ چودہ اہم سوالات علمیہ و فقہیہ کے جوابات پر مبنی ہے۔ ان سوالات میں سے تیسرا سوال الفاظ قرآن مجید اور اسمائے انبیاء علیہم السلام میں، لحن، کے بارے میں ہے۔ جواب میں شیخ نے جن علماء کی آراء پیش کی ہیں ان میں سے مشہور مالکی علماء کے علاوہ، ابو یحییٰ ذکریا الانصاری جو مصر کے ایک شافعی فقیہہ^(۱۲) ہیں اور جلال الدین سیوطی^(۱۳) جو کسی بھی فقہی مسلک کے

مقلد نہیں، کی آراء سے استفادہ کر کے ان کے مطابق فتویٰ دیا ہے (۱۵) دیگر اسئلہ میں شیخ نے جن فقہاء کی آراء سے استفادہ کیا ان میں، ابن عطاء اللہ الاسکندری الشاذلی م ۷۰۹ھ، عبدالرحمن بن الحسین العراقی صاحب الالفیہ م ۸۰۶ھ، ابن العربی، ابوبکر محمد بن عبداللہ المحدث م ۵۳۳ھ، ابوبکر محمد بن الطیب الباقلائی المتکلم م ۴۰۳ھ اور عبدالوہاب الشعرانی الحنفی م ۹۷۳ھ شامل ہیں۔

تزکیہ و تصوف :

شیخ عثمان اخلاص عمل کے داعی اور عامل تھے سلسلہ قادریہ سے وابستہ تھے۔ ان کے تصوف کا خلاصہ ان کے فرزند سلطان محمد بلو نے اپنی کتاب „انفاق المیسور“ میں دیا ہے جو اسلاف صوفیہ کے سیدھے سادے اسلوب کے عین مطابق ہے۔ شیخ کے نزدیک افعال قلب دو طرح کے ہیں۔ وہ جو ہلاکت کا سبب ہیں ان میں دھوکہ، غرور، تکبر، حسد، بدنیتی، بخل، ریا، حُب جاہ اور حُب مال، مباحات اور کینہ ہیں دوسرے جو باعث نجات ہیں وہ اخلاص فی العبادۃ، صبر، امانت، توکل، رضا بقضاء اللہ، تقویٰ، خوف اور رجا ہیں۔ ان کے ہاں متاخرین صوفیا کے فلسفیانہ عقائد کا ذکر نہیں ملتا۔ ان کے اخلاص اور للہیت کا یہ عالم تھا کہ بقول سلطان بلو جب بھی انہیں لوگوں سے ملنے یا خطاب کرنے جانا ہوتا کچھ دیر گھر کے اندر توقف کرتے، کچھ پڑھتے اور پھر باہر جاتے۔ میں نے ایک دن ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں باہر جانے سے پہلے اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ دھراتا ہوں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اخلاص اور محبت برتوں گا۔ یہی نہیں ان کے سامنے بیٹھ کر میں ایک بار پھر دل ہی دل میں یہ وعدہ دھرا لیتا ہوں (۱۶)

لوگوں سے محبت اور اخلاص کا تقاضا یہ تھا کہ شیخ ان کے

حقوق کے لئے جدوجہد کرتے چنانچہ ابتداء ہی سے اگرچہ شیخ نے لوگوں کو حکمرانوں کے خلاف اکسانے سے پرہیز کیا لیکن ان کے بنیادی حقوق کی تفسیر و تعبیر ان کے مشن کا حصہ رہی۔ انہوں نے حکمرانوں کو انکے حقوق کی ادائیگی کی خصوصی تلقین بھی جاری رکھی۔ ان کی تقریروں میں ظلم، غصب حقوق، رشوت خوری، ناروا ٹیکسوں کی وصولی، زمین پر غلط قبضہ، دوسروں کی کھیتی، کے نقصان، غریبوں کے استحصال اور جھوٹے الزامات میں قید و بند وغیرہ کے خلاف مستقل تلقین ہوتی۔ ان باتوں کا مقصد لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے آگاہ کرنا اور غاصبین کے دل میں خوف خدا پیدا کرنا تھا (۱۷)۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں نے دل و جان سے شیخ کی پیروی کی اور ہر وقت ان کا ساتھ دیا۔ وہ جتنا شیخ کے قریب ہوتے اتنا ہی شیخ کی پاکیزہ اطواری اور للہیت ان کو متاثر کرتی۔

انکا سارا گھرانہ خصال خیر میں مسابقت کا نمونہ تھا عقیدہ یہ تھا کہ بقدر ضرورت رزق کمانے کے علاوہ سارا وقت رضائے الہی کے حصول میں گزرنا چاہیے۔ چنانچہ شعور سنبھالتے ہی بچے کی تعلیم و تربیت اسی انداز میں شروع ہوتی۔ اوقات کی تقسیم اس طرح کی جاتی کہ نماز، ذکر، تلاوت اور خدمت خلق کے کام باقاعدگی سے روزمرہ کے معمولات بن جائیں۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد تصنیف و تالیف اور جہاد پروگرام کا لازمی حصہ بن جاتے۔ گھروں میں کم از کم سامان ہوتا، کھانا بقدر کفایت ہوتا اور خواتین بھی مجاہدہ، عبادت گذاری اور ذکر میں مشغول رہتیں (۱۸)۔

قیام حکومت اور نظم سلطنت :

اس طرح کی فقیرانہ زندگی اگرچہ ایک بڑا امتحان ہے لیکن شیخ اور ان کے خاندان کے لئے اس سے بڑا امتحان جہاد میں کامیابی

کے بعد شروع ہوا جب امور حکومت ان کے سپرد ہو گئے۔ انہیں عملی طور پر حکومت اور معاشرے کو ان نظریات کے مطابق چلانا تھا جن کی تلقین وہ ۲۸ سال تک کرتے رہے تھے۔ شیخ اور ان کے اتباع اس امتحان میں سرخرو نکلے۔

دوران جہاد ۱۸۰۳ء سے ۱۸۰۹ء تک تمام امور شیخ کے ہاتھ میں رہے۔ یہ انتہائی مشکل دور تھا جس میں جہاد کی بیعت کے ساتھ ہی جنگ کی رہنمائی اور نظم سلطنت کا کام بیک وقت شروع ہو گیا۔ شیخ نے دونوں کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ایک طرف ان کو موجودہ دور کی اصلاحی تحریکوں میں سب سے نمایاں کامیابی میدان جہاد میں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف انہوں نے ایک ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جس میں عدل و انصاف، تعلیم و تربیت، تحفظ، صحت عامہ، محاصل تجارت، صنعت و حرفت غرض تمام ضروری شعبے اسلامی اصول کے مطابق قائم اور جاری کر دیتے گئے۔ عدل کے پلڑے میں شیخ نے اپنی ذات کو اور اپنے اہل خاندان کو ہمیشہ پوری ذمہ داری سے تولا اور اسلامی طرز زندگی سے کبھی سرمو انحراف نہیں کیا اور جونہی جہاد کا اہم مرحلہ تمام ہوا اور ایک اسلامی سلطنت قائم ہو گئی شیخ نے زمام کار مسلمانوں کے سپرد کی اور خود اپنے مدرسے کی چٹائی پر فروکش ہو کر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے (۱۹)۔

یہ اخلاص نیت کا ایسا مظاہرہ ہے جو مسلمانوں کے علاوہ کسی

اور قوم کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ انکے نزدیک اصل کام سوسائٹی کی اصلاح و تعمیر تھا جس کا ذریعہ تعلیم و تربیت تھا۔ حکومت چلانے کا کام دوسرے لوگ بھی کر سکتے تھے۔ وہ ذاتی طور پر عظیم تر مشن کے لئے وقف تھے۔ چنانچہ ان کے فرزند محمد بلو کو امور مملکت کا ذمہ دار بنایا گیا اور خود شیخ اصلاح و تعمیر کے کام میں لگ گئے۔ ان کا تربیتی پروگرام ہمہ گیر تھا اور زندگی کا کوئی

گوشہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کو مدون اور منضبط کر کے پیش نہ کر دیا ہو۔ حقیقت میں اس دور میں ان کی رہنمائی سلطنت کے گوشے گوشے تک بصورت مکاتیب و کتب پہنچتی اور حکومت اور سوسائٹی کو اسلامی سانچے میں ڈھالتی رہی۔ ان کے کام کی وسعت کا اندازہ ان کی تصنیفات سے ہوتا ہے جن کی فہرست بڑی طویل ہے۔

حواشی

- ۱- عبداللہ بن فودیو، ابداع النسخ: ۱، تزئین الاوقات: ۲۷
 - ۲- دوسرے نام بھی اسی اصول کے مطابق بولے جاتے ہیں۔ نائیجیریا کے مشہور سیاسی رہنما احمدو بیلو کا نام مقامی طور پر احمد بل لکھا جاتا ہے بڑھتے ہوئے د اور ل کا پیش باقاعدہ پڑھا جاتا ہے اور انگریزی میں Transliteration کے اصول کے مطابق Ahmadu Bello لکھا جاتا ہے جسے ہمارے ہاں، احمدو بیلو، کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔
 - ۳، ۴- ڈاکٹر جنید بن محمد البخاری وزیر صکتو، تانیس الاحبہ: ۵
 - ۵- عبداللہ بن فودی اپنے برادر بزرگ شیخ عثمان کے شاگرد اور وزیر تھے۔ عربی کے قادر الکلام شاعر اور ڈیڑھ سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں جن میں تفسیر، تاریخ، انتظام سلطنت، سیاست، اجتماع، ادب، شعر، قواعد ہر موضوع پر وقیع کتابیں شامل ہیں ان میں سے بعض نائیجیریا اور ہمسایہ ملکوں کے عربی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ علم صرف پر ان کا ایک نفیس الفیہ، "الحصن الرصین" بھی داخل نصاب اور شائقین کے لئے خاص کی چیز ہے۔ فولانی قبیلے کے بارے میں انہوں نے، ابداع النسخ، میں شیخ عثمان کے صاحبزادے خلیفہ محمد بلو نے، سرد الکلام، میں اور وزیر جنید نے تانیس الاحبہ میں کافی روایات جمع کی ہیں۔
 - ۶- اس دور کے سیاسی اور اجتماعی اور شیخ عثمان کے خاندانی پس منظر کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے:
- Ajai and Crowder, History of West Africa.**
- Johnson, The Fulani Empire of Sokoto**
- ۷- یہ بات ہمارے لئے خصوصی دلچسپی کی ہے کہ شیخ عبداللہ بن فودی نے اپنی اور شیخ عثمان کی جو سند بخاری بواسطہ شیخ جبریل نظم کی ہے اس میں ان کے شیوخ میں سندھ کے سرخیل محدثین شیخ ابوالحسن سندی اور شیخ محمد حیات سندی کے نام نامی آتے ہیں۔ شیخ عبداللہ بن فودی کی یہ منظوم سند بصورت مخطوط صکتو کے History Bureau میں محفوظ ہے۔ اس کا ایک نسخہ راقم کے دوست مولانا ابو الورع خان استاد شعبہ علوم اسلامیہ صکتو پولیورسٹی کے پاس ہے اور وہ اس پر آمادہ تحقیق ہیں۔

۸۔ سلطان محمد بلو شیخ عثمان کے قابل صد افتخار فرزند اور جانشین ہیں۔ جہاد کی کامیابی کے فوراً بعد ہی امیر المومنین شیخ عثمان نے زمام اقتدار چھوڑ دی اور بوریائے فقر پر بیٹھ کر تدریس و ارشاد کا کام دوبارہ شروع کر دیا۔ اہل حل و عقد اور جمہور المسلمین نے بالاتفاق ان کے فرزند محمد بلو کو ان کا جانشین سلطنت منتخب کیا۔ اس سلطان درویش نے تقریباً ۳۹ سال حکومت کی، اس دوران میں تقریباً ۳۵ جنگوں میں بطور سپہ سالار خود شمولیت کی، صکتو کا شہر بسایا، ایک تفصیلی اور مستند نظام حکومت مبنی پر اسلام قائم اور جاری کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تدریس و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان کی اپنی تصانیف کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔ ان تمام مصروفیات کے ساتھ بیت المال سے کبھی ایک حہ تک نہیں لیا اور کٹوتی کے ٹولہ بنا کر، چٹائیاں بن کر اور گھر کے صحن میں زراعت کر کے روزی کمانے رہے۔ ان کی ایمان پرور زندگی پر انشاء اللہ مستقل مضمون لکھا جائے گا۔

- ۹۔ شیخ عثمان بن فودی، تنبیہ الاخوان علی احوال ارض السودان مخطوطہ ص ۹
- ۱۰۔ ایضاً ص ۱۰
- ۱۱۔ الاجوبۃ المحررة کے تین مختلف نسخے Sokoto History Bureau میں موجود ہیں۔ صکتو یونیورسٹی کے ایک طالب علم احمد الحسن فواد باوا نے ان تینوں نسخوں اور ایک چوتھے نجی نسخے کی مدد سے یہ کتاب راقم کی زیر نگرانی ایڈٹ کی سن تحقیق ۱۹۸۳ء ہے۔
- ۱۲۔ ,,شیشصص,, صحرائے اعظم افریقہ میں رہنے والے خانہ بدوش قبائل، طوارق، Tuaniq میں ایک مشہور فقہیہ تھے جو شیخ عثمان کے عم عصر تھے۔
- ۱۳۔ زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری السنیکی المصری الشافعی ہیں سنیکہ میں ۸۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۲۶ھ میں فوت ہوئے، الزرعی، الاعلام،
- ۱۴۔ مشہور امام عبدالرحمان بن امی بکر متوفی ۹۱۱ھ جامع کرامات الاولیاء، ۲: ۱۵۸، ۳: ۸۰۔
- ۱۵۔ الاجوبۃ المحررة - مخطوطہ، محقق، ص ۲۰، ۲۱
- ۱۶۔ محمد بلو، انفاق المیسور فی تاریخ بلاد التکرور، ص ۹ وما بعد
- ۱۷۔ شیخ عثمان، فُلُفُلَے زبان (Fulfulde) میں مشہور قصیدہ ,,تبت حقیقہ,,
- ۱۸۔ Shehu Shagari & Jean Boyd, Usman Dan fodio, P 17 — 19
- ۱۹۔ Ibid : 21 — 23, 45

تحقیقات اسلامی کے میدان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا نام علمی ثقافت کی علامت ہے

- | | |
|--|-----------------------------|
| • عہد نبوی میں مملکت اور نظم و نسق | • تاریخ قرآن مجید |
| • عہد نبوی میں نظام دفاع اور غزوات | • تاریخ حدیث شریف |
| • عہد نبوی میں نظام تعلیم | • تاریخ فقہ |
| • عہد نبوی میں نظام تشریح و عدلیہ | • تاریخ اصول فقہ و اجتہاد |
| • عہد نبوی میں نظام مالیہ و تقویم | • اسلامی قانون بین الممالک |
| • عہد نبوی میں تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ | • دین (عقائد، عبادات، تصوف) |

جیسے اساسی موضوعات اور ان سے متعلق اہم سوالات و جوابات پر
مشمول ان کے

خطبات بہاولپور

شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ اب ان خطبات کا

تازہ ایڈیشن

مؤلف کی بھرپور نظر ثانی، تصحیحات، توضیحی نقشوں اور کتابیات
و اشاریہ کے ساتھ۔

شائع ہو گیا ہے۔ ان اضافوں کے بعد کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے

قیمت : ۱۲۵ روپے

صفحات : ۳۶۶

ادارہ تحقیقات اسلامی پوسٹ بکس ۱۰۳۵، اسلام آباد